گیارہویں کی نسبت

مؤلف

ابوطیب علامہ حافظ رفاقت علی حقانی (ایم۔اے)

ناشر: جامعہ حقانیہ ظاہر العلوم (رجسٹرڈ) صدر بازار اٹک کینٹ

گیارھویں کی نسبت

مولف

ابوطیب علامہ حافظ رفاقت علی حقانی (ایم اے)

ناشر

جامعہ حقانیہ ظاہر العلوم (رجسٹرڈ) اٹک کینٹ

سلسلہ اشاعت اول

نام کتاب: گیارھویں کی نسبت

بفیضانِ نظر: حضرت خواجہ صوفی فقیر محمد نقیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ، نقیب آباد شریف قصور

مولف: ابوطیب علامہ حافظ رفاقت علی حقانی (ایم اے)

کمپوزنگ: اٹک کمپیوٹر اینڈ کمپوزرز، اٹک شہر موبائل: 0332-5858567

نظر ثانی: شیخ الحدیث علامہ پیر بخش تونسوی دامت برکاتہم العالیہ، جامعہ قادریہ حقانیہ، اٹک شہر

صفحات: 54

طابع: فیضان پرنٹنگ پریس، مدنی چوک اٹک شہر

تعداد: 1000

تزئین و ٹائٹل: عابد علی گولڑوی

پروف ریڈنگ: قاضی اعجاز احمد چشتی گولڑوی

ناشر: جامعہ حقانیہ ظاہر العلوم (رجسٹرڈ) صدر اٹک کینٹ

﴿روابط﴾ مکتبہ فیضیہ جامعہ حقانیہ ظاہر العلوم (رجسٹرڈ) اٹک کینٹ

اسلامک بک سنٹرز ورگرلز ہائی سکول اٹک شہر — کتب خانہ مقبول عام اٹک شہر

مکتبہ فیضانِ مدینہ نزد مسجد حنفیہ اٹک شہر — مکتبہ فیضیہ صدر بازار اٹک کینٹ

نورانی لائبریری فوارہ چوک (میلاد چوک) اٹک شہر — حافظ امداد حسین صدیقی برکتی حویلیاں

حافظ ناصر خان رضوی جامع مسجد کھوڑ ملک صدری — حافظ محمد خان قادری جامع مسجد علی اٹک شہر

(حقانی) 0300-5608898 — دفتر (جامعہ): 057-2611812

(طیب میلادی) 0305-8698112 — (فیضی) 0300-9123149

انتساب

ناچیز اس تالیف کو

حضور قطب الاقطاب، غوث الثقلین محبوب سبحانی، قطب ربانی، غوث صمدانی

حضرت محی الدین ابو محمد عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی قدس اللہ سرہ

کی خدمت بیکس پناہ میں بصد احترام بطفیل

حضرت پیر سید مہر علی شاہ قدس سرہ (گولڑہ شریف)

حضرت خواجہ صوفی فقیر محمد نقیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (نقیب آباد شریف، قصور)

حضرت علامہ پیر حافظ عبد الحق مدظلہ عالی (دربار رحمت شریف حال لانبور شریف)

حضرت بابا دھنکہ سرکار (مانسہرہ شریف)

حضرت سائیں بابا فیض اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (صدر بازار اٹک کینٹ)

حضرت پیر عبد الصبور بادشاہ صاحب (اٹک شہر)

پیش کرتا ہے جن کے روحانی تصرفات کی وجہ سے قلم حرکت میں آیا اور کتاب مکمل ہوئی۔

جن پر سرکار مدینہ قرار سینہ ﷺ کی نگاہ شفقت ہے اور مولا علی حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیضان ہے

مولا کریم اونیٰ سی سعی قبول فرمائے اور آخر الزمان نبی ﷺ کی شفاعت سے بہرہ یاب فرمائے آمین

حقانی عفی عنہ

شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ روز جمعرات

فہرست مضامین

الٰہی خیر گردانی بحقِ شاہِ جیلانی رضی اللہ عنہ

حمد بیحد ہے جنابِ کبریا کے واسطے
تحفۂ صلوٰۃ شاہِ مصطفیٰ ﷺ کے واسطے

یا مرے اللہ! جملہ انبیاء کے واسطے
حاجتیں بر لا میری کل اولیاء کے واسطے

قادرِ مطلق ہے تو اپنی عنایت مجھ پہ رکھ
قادرِ جیلاں قطب الاولیاء کے واسطے

عرضِ مؤلف، اظہارِ تشکر:

مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ

میدانِ تصنیف میں کوئی ایسا موضوع نہیں جس پر ہمارے متقدمین و متاخرین نے قلم نہ اٹھایا ہو بالخصوص اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے ایک ہزار سے زائد کتب متعدد موضوعات پر تحریر فرمائیں۔

تحریر کے اس شعبۂ مخصوص میں مجھ کمترین کا وارد ہونا آفتاب کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ "گیارھویں کی نسبت" کے متعلق میری توجہ صوفی محمد بشیر شاد نقشبندی علیہ الرحمۃ، صوبیدار صوفی محمد عرفان صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ (ایبٹ آباد)، صوفی عبدالحمید نقشبندی صاحب، صوفی سلیم اقبال صاحب اعوزی، صوفی دلاور صاحب، صوفی شاہ نواز صاحب، صوفی محمد نواز نقشبندی، صوفی طارق صاحب، ڈاکٹر محمد صادق اعوان نور اللہ مرقدہ نے دلائی تو میرا قلم حرکت میں آ گیا۔

میں شیخ الحدیث استاذ العلماء پیر بخش دامت برکاتہم العالیہ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے انتہائی شفقت فرماتے ہوئے دقیق نگاہوں سے "گیارھویں کی نسبت" کا مطالعہ کیا اور میری راہنمائی فرمائی۔ اس کے علاوہ میں مشکور ہوں کہ میری تالیف "پیغامِ مصطفیٰ ﷺ" میں ابوداؤد مفتی محمد صادق رضوی صاحب، مفتی ابن مفتی محمد نعمان صاحب نورعشی، صاحبزادہ عبدالظاہر رضوی بادشاہ صاحب، صاحبزادہ عبدالعادل قادری صاحب، پیر خواجہ حافظ عبدالحق مدظلہ العالی دربارِ رحمت شریف (حال الحق اسلامک

یونیورسٹی لائلپور اٹک)، پیر خواجہ سلطان محمود صاحب دریائے رحمت شریف، علامہ پیر عبدالقادر صاحب ولو کینٹ، علامہ عبدالرحمٰن نظامی صاحب (جنڈ)، مبلغ یورپ علامہ محمد فاروق چشتی صاحب، علامہ محمد ارفاق رضوی صاحب، شیخ الحدیث مفتی غوث شاہ جلالیہ رحمۃ اللہ علیہ، مفتی عبدالباری شاہ منصوری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محفوظ الرحمٰن رضوی صاحب، مولانا محمد حنیف رضوی صاحب اور قاری محمد یوسف حقانی صاحب نے ابتدائیہ وتقاریظ تحریر فرما کر میری حوصلہ افزائی فرمائی اور میں نہایت ہی مشکور ہوں علامہ قاری اصغر درس جامعہ درسیہ کراچی، علامہ امیر الرحمٰن پشاوری علیہ الرحمہ، علامہ خدا بخش گولڑوی علیہ الرحمہ پیر طریقت سید عاشق حسین شاہ ھمدانی میاں شریف چکوال، صاحبزادہ ارشد القادری گنٹی شریف پیر صاحب آف چورا شریف، آفتاب طریقت پیر صالح گل رحمۃ اللہ علیہ مکھڈ شریف، استاذی مکرم علامہ عبدالتواب اُچھروی، مفکر ملت صاحبزادہ عمر فیض قادری صاحب (راولپنڈی) پیکرِ ادب وشرافت قاضی عتیق احمد صاحب پنڈیگھیب، فضیلت مآب ڈاکٹر احسان اللہ راولپنڈی، حاجی حافظ نذیر احمد کوٹہ، پیکر اخلاص ومحبت ڈاکٹر شفیع محمد رانجھو، پیکر اخلاق ومحبت ملک امروز خان اسلام آباد، ہردلعزیز شخصیت ملک نثار خان (نائب تحصیلدار)، برادر اکبر حاجی نوازش خان بولیالوال، نہایت ہی مشفق ومحسن ومربی والدِ محترم حاجی اعظم خان، پیکرِ شرافت قاری ضیاء الدین مدنی مری حال مدینہ شریف اور عزیز محترم حافظ فضل محمد فاروقی کا جنہوں نے حرمین شریفین میں ملاقات کے دوران دل کی گہرائیوں سے مجھے دعاؤں سے نوازا جس سے میرے حوصلے بلند ہوئے، ان احباب کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے خطوط تحریر فرما کر میری عزت افزائی فرمائی، ان نامور شخصیات کا ذکر پیغام مصطفیٰ ﷺ کے تیسرے ایڈیشن میں کروں گا۔ اس کے علاوہ میں مشکور ہوں عالمی ایوارڈ یافتہ قاری علی اکبر نعیمی اسلام آباد، صاحبزادہ سید محفوظ مشہدی صاحب، مبلغ یورپ علامہ سراج الدین صدیقی

صاحب، محمد عبدالقیوم سلطانپوری صاحب حسن ابدال، میاں محمد نقشبندی علیہ الرحمہ جنڈ، شیخ الحدیث علامہ سید ریاض الحسن شاہ چکوال، قاری غلام محمد چشتی گولڑوی راولپنڈی، علامہ مشتاق جلالی صاحب راولپنڈی، صاحبزادہ عبدالطاہر رضوی عرف بادشاہ گل صاحب، علامہ حفیظ القادری صاحب کوٹلیاں ہری پور، صوفی محمد جہانگیر نقشبندی، پیر رئیس شاہ رسال پور شریف، قاری امداد حسین قادری جنڈ، قاری سجاد پنڈ سلطانی، حاجی اعظم خان چیف ایڈیٹر حضرو اخبار، علامہ ناصر خان خوروخیل، محمد فاضل صدیقی ایڈووکیٹ، علامہ غلام محمد صدیقی صاحب ڈسٹرکٹ خطیب اٹک، ممتاز خان ایڈووکیٹ، ملک زین العابدین ایڈووکیٹ پنڈی گھیب، محمد اقبال ملک اٹک کا کہ جنہوں نے جامعہ میں تشریف لا کر اپنے تاثرات قلمبند فرما کر میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ گیارھویں کی نسبت میں مجاہد اہل سنت ڈاکٹر قاضی امجد حسین کاظمی نے قیمتی وقت دے کر ابتدائیہ تحریر فرما کر میری عزت افزائی فرمائی اور میں سجاد حسین سرمد الحق کمپیوٹر اینڈ کمپوزر کے لیے دعا گو ہوں کہ انہوں نے کمپوزنگ کے سلسلہ میں اپنی فنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے وقت دیا۔ جس پر میں اللہ تعالیٰ سے ملتمس ہوں کہ بطفیل حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اجر عظیم سے نوازے اور دین و دنیا میں مزید ترقیوں سے ہمکنار فرمائے اور میری حقیر سی سعی مقبول فرمائے۔ میرے اور میرے والدین و اساتذہ و متعلقین کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے آمین۔

اگر کتاب میں یا کتابت میں سہواً کوئی غلطی ملاحظہ فرمائیں تو اصلاح فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کی جائے۔

ابوطیب حافظ رفاقت علی حقانی عفی عنہ
۲۶ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ بروز جمعۃ المبارک
یکم اپریل 2011ء

از: ڈاکٹر قاضی امجد حسین کاظمی سیفی

ابن استاذ العلماء محقق ابن محقق قاضی انوار الحق رحمۃ اللہ علیہ
بی ایس سی، بی ڈی ایس، آر ڈی ایس
ایم اے سی بی ایس (ورلڈ سرجری) امریکہ
ڈی آرتھو (سینٹرل یونیورسٹی) کیلیفورنیا
سی سی پیریوڈونٹالوجی اینڈ امپلانٹالوجی
سی لیزر ڈنٹسٹری جرمنی

ابتدائیہ

زیر نظر کتاب "گیارھویں کی نسبت" ایک مخلص عالم دین علامہ مولانا الحافظ رفاقت علی حقانی سلمہ اللہ تعالیٰ کی عمدہ کاوش کا نتیجہ ہے۔ رفاقت حقانی صاحب نہ صرف تحریر بلکہ تقریر کے میدان میں بھی ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ظاہری علم کے ساتھ اللہ کریم نے انہیں باطنی علم سے بھی مالا مال کر رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں بے شمار کتب ظاہری شرعی علوم کی ترویج کیلئے لکھیں وہیں باطنی علم کے احیاء کیلئے بھی قلم اٹھایا ہے۔

گویا حافظ رفاقت علی حقانی صاحب ایک بہترین عالم، حافظ، مقرر اور مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ ایک صوفی باصفا بھی ہیں۔ یہ صفائے قلب کی ہی طاقت ہے کہ نامساعد حالات میں بھی ایم پی اے (صوبائی اسمبلی) کا الیکشن لڑ کر وقت کے جاگیرداروں کے سامنے سینہ سپر رہے اور بیسیوں جھوٹے مقدمات کی بھول بھلیاں بھی ان کی توجہ کو اپنے مرکز سے نہ ہٹا سکیں اور وہ ان سب ریشہ دوانیوں کا مقابلہ کرنے کے ساتھ ساتھ مسلک حقہ کی خدمت میں ہمہ تن مصروف عمل ہیں۔

مؤلف کی یہ کتاب پیران پیر روشن ضمیر الشیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت گیارھویں کا ایک اجمالی بیان ہے اور اسی پاک نسبت کا صدقہ کہ ان کی قلم سے تصوف کے وہ باریک نکات جو عام قاری کی سمجھ سے بالاتر ہوتے ہیں۔ بڑے پیارے

اور سادے انداز سے صفحۂ قرطاس پر بکھرتے چلے گئے۔

گیارھویں شریف صرف رسم نہیں اس کی روح تک تصوف کے بغیر نہیں پہنچا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس حقیقت کو سمجھانے کیلئے مؤلف عزیز نے تصوف کا زینہ بھی تاری کلفر اہم کردیا ہے۔

ع اللہ کرے زورِ بیاں اور زیادہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حافظ رفاقت علی حقانی صاحب کی اس مختصری کاوش کو صوفیاء اولیاء خصوصاً بالخصوص کہ جن کے قدموں کے نیچے تمام اولیاء کی گردنیں ہیں اور جنہیں عوام و خواص "گیارھویں والے پیر" کے نام سے جانتے ہیں کے حضور اونیٰ سلامی کا درجہ عطا فرمادے۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا — اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا — اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت — میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

محتاجِ نسبتِ گیارھویں
ڈاکٹر قاضی امجد حسین کاظمی سیفی
چیف ایڈیٹر PMN ٹمغر
امیر مرکزی جماعت اہلسنت ضلع ٹمک

تقریظ

مفکرِ ملت عالمِ باعمل حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عمر فیض سروری قادری راولپنڈی

اسمہ سبحانہٗ

فاضلِ جلیل عالمِ نبیل حضرت علامہ رفاقت علی حقانی صاحب اہلِ سنت کے جواں سال اور جواں عزم مجاہد ہیں تقریر وتحریر کے میدان میں باطل قوتوں کے خلاف مردانہ وار برسرِ پیکار ہیں۔ اللہ رب العزۃ نے حسنِ اخلاق سے بھی نوازا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ایک شہر میں خطاب کے لیے حاضر ہوا تو علامہ حقانی صاحب سے شناسائی ہوئی۔ پھر اس کے بعد اکثر فون پر اپنی محبتوں اور دعاؤں سے نوازتے رہتے ہیں۔ زوال وانحطاط کے اس پرفتن دور میں زبان وقلم کے ذریعے دینِ متین کی خدمت کرنے والے لوگ ہمارا سرمایہ ہیں۔ اللہ پاک علامہ حقانی صاحب کی سعیِ جمیلہ کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ حضرت سے میری گزارش ہے کہ معاشرہ کے معروضی حالات کو پیشِ نظر رکھ کر جن اخلاقی برائیوں کے خلاف اس وقت قلم اٹھانے کی زیادہ ضرورت ہے اس پر بھی بھرپور توجہ دیں۔ بلکہ اس بگڑے ہوئے ماحول کو سنوارنے کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں بروئے کار لائیں۔ اللہ پاک ہمارا حامی وناصر ہو۔

والسلام دعا گو ودعا جو

احقر محمد عمر فیض سروری قادری

راولپنڈی کینٹ

حمد شریف

اِس جہانِ رنگ و بو کا
خالق بھی تو ہے مالک بھی تو

ارض و سما کے باسیوں کا
داتا بھی تو ہے رازق بھی تو

عاصیوں پہ کرم کرنے والا
مجرموں کا بھرم رکھنے والا

بے طلب ہی عطا کرنے والا
کریم بھی تو ہے رحیم بھی تو

جل جلال ہے ذات تیری
حرفِ آخر ہے بات تیری

یہ ساری دنیا محتاج تیری
اس کا حافظ بھی تو ہے وارث بھی ہے

تیری رحمت ہے بندوں پہ سایہ فگن
مگر ہم ہیں گناہوں میں ایسے مگن

تو پھر سے ہرا کر دے دل کا چمن
اس کا والی بھی تو ہے حامی بھی تو ہے

میرے اللہ ہے مدت سے یہ آرزو
ہے دل میں یہی دھن یہی جستجو

کر تو رکھنا حشر میں میری آبرو
میرا محسن بھی تو پاسباں بھی تو

یہ برگ و شجر پہ جو ثمر
یہ گندم کے خوشے جو ہی اوج پہ

کھاتے ہی یہاں پہ سب جن و بشر
اُن کا معطی بھی تو ہے رازق بھی تو

یہ چٹانوں پہ پڑتی ہے جب نظر
اِن میں کیڑے جو رہتے ہیں سب پال دیے

تو ہی دیتا ہے اِن کو دربدر
سب کا معطی بھی تو ہے رازق بھی تو

آئی سوچ تو دل نے کہا ہوش کر
یہ دیتے ہیں صدا صدائے اللہ اکبر

مگر بے خرد کو ہے کیا خبر
اُن کا معطی بھی تو ہے رازق بھی تو

یہ سورج کا پھرنا اِدھر سے اُدھر
یہ جوبن دکھاتا بدر کا قمر

رہتے ہیں سدا تیری طاعت کے اندر
اُن کا حاکم بھی تو ہے محمود بھی تو

تو یکتا ہی خالق ہے مالک بحر و بر
تیری مسند ناز ہے عرش پر

ہم عاجز سے بندے اور تو بزرگ و برتر
دل کا محرم بھی تو ہے قادر بھی تو

تیری قدرت کا کرشمہ ہیں شجر و حجر
تیری تسبیح یہ کرتے ہیں شام و سحر

اور قدسی بھی جھکتے ہیں آٹھوں پہر
سب کا مسجود بھی تو ہے محمود بھی تو

عمل ہوں گے میرے جب پیش نظر
اور پل پہ ہوگا جب اپنا گزر

ان مراحل سے گزروں میں بے خطر
میرا حامی بھی تو ہے ناصر بھی تو

میرے سوا بپا ہو جب روز حشر
میری ماں کی دعاؤں کا ہو پھر اثر

رشید پہ بھی کرنا کرم کی نظر
میرا سہارا بھی تو ہے نگہباں بھی تو

(وَمَا تَوفِيقِى اِلَّا بِاللّٰه)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ

ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمِ

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمٖ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو عدم سے تمام مخلوق کو پیدا کرنے والا ہے۔ میرے مولا ہمیشہ ہمیشہ الصلوۃ والسلام نازل فرما۔ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تمام مخلوق سے بہتر اور برتر ہیں۔

پیرانِ پیر محبوب سبحانی حضرت پیر شیخ عبد القادر جیلانی ﷺ:

اسم شریف: عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﷺ ! کنیت: ابو محمد ﷺ ! القاب: محی الدین محبوب سبحانی، غوث اعظم، غوثِ الثقلین ﷺ۔

آپ کی ولادت باسعادت ۴۷۱ھ کو قصبہ جیلان نزد بغداد شریف میں ہوئی اس وقت آپ کی والدہ ام الخیر فاطمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی عمر ساٹھ سال تھی۔ پھوپھی حضرت عائشہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا آپ حسنی حسینی سید ہیں۔ جس رات حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی اس رات جیلان شریف میں جن عورتوں کے ہاں بچے پیدا ہوئے وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے عظیم ولی بنے۔

اِمَامُ التُّقَاء وَنُقَاء		جلوہ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے زمانہ مبارک سے لے کر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ مبارک تک آنے والے لوگوں کو آگاہ فرما دیا کہ جتنے بھی اللہ کے ولی گزرے ہیں ان سب نے حضرت عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کی خبر دی ہے۔ (تفریح الخاطر ص ۱۲) حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے عالم غیب سے معلوم ہوا ہے کہ پانچویں صدی کے وسط میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد اطہار میں سے ایک ایسا قطب عالم ہوگا جن کا لقب محی الدین اسم مبارک سید عبد القادر ہے اور وہ غوث اعظم سے مشہور ہوگا۔ اور وہ گیلان میں پیدا ہوگا۔ اور ان کے بعد بھی ہر دور میں ہر ولی کی گردن پر ان کا قدم مبارک ہوگا۔

؎ جنکی منبر بنی گردنِ اولیا		اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

حضرت عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ 18 سال کی عمر میں حصول علم کی خاطر بغداد

شریف میں سات سال تک مصروف رہے۔ اسی دوران آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعلیمی سفر میں ماں کی نصیحت پر عمل کیا۔ جھوٹ نہیں بولا جسکی وجہ سے 60 ڈاکو تائب ہو گئے اور لوٹا ہوا مال قافلہ کو واپس کر دیا (بہجۃ الاسرار ص ۸۷)

کلام ولی میں وہ تاثیر دیکھی		بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

ان کے در سے کوئی خالی جائے ہو سکتا نہیں

ان کے دروازے کھلے ہیں ہر گدا کے واسطے

ہم نے پھولوں کو چھوا مرجھا گئے کانٹے بنے

تو نے کانٹوں کو چھوا تو گلستاں کر دیا

ایک روز بغداد شریف کا ایک آدمی حضرت غوث اعظم ﷺ کی خدمت میں عرض کرنے لگا میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے۔ میں نے اپنے والد کو خواب میں عذاب میں مبتلا دیکھا ہے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا تمہارا والد میرے مدرسے کے پاس سے گزرا تھا؟ اس نے عرض کی جی ہاں آپ سن کر خاموش ہو گئے دوسرے روز پھر وہ شخص حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کرنے لگا کہ میں نے اپنے والد گرامی کو دیکھا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا کی برکت سے مجھ سے عذاب دور کر دیا گیا ہے اور مجھے نصیحت کی کہ اب تم انکی خدمت میں حاضری دیتے رہا کرو (بہجۃ الاسرار ص ۱۰۱) حضرت غوث اعظم بلند شان اور وسعت علم کے باوجود بلا جھجک غریبوں کے ساتھ بیٹھ جاتے فقیروں کے ساتھ عاجزی اور انکساری کے ساتھ پیش آتے بڑوں کی عزت کرتے چھوٹوں پر نظر عنایت فرماتے اور کسی سے ملتے تو سلام میں پہل کرتے۔ مہمانوں اور طلباء کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتے اور ان کی لغزشوں کو معاف فرما دیتے۔ متکبر، ظالم، نافرمان مالدار کے ہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہرگز قیام نہ

فرماتے اور کبھی بھی بادشاہ وقت وزیروں کے ہاں نہ جاتے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہم عصروں میں حسن اخلاق جود و کرم عفو و درگزر میں کوئی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہم پلہ نہ تھا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ہر کردار اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوا کرتا تھا۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے تھے کہ مجھے دو چیزیں پیاری اور پسندیدہ نظر آتی ہیں۔ حسن اخلاق اور بھوکوں کو کھانا کھلانا اگر مجھے ساری دنیا کی دولت مل جائے تو میں اسے فاقہ کشوں کو کھانا کھلانا میں صرف کردوں۔

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا استغاثہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا

یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا

اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُغْرَقٌ

خُذْ یَدِیْ سَہِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا نائب اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ:

منبع علم و حکمت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک مرتبہ خواب میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ نے عرض کی حضور آپ کا نائب کون ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بریلی شریف میں مولانا احمد رضا خان میرے نائب ہیں۔ جب میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے مریدین کے ہمراہ بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے ملاقات کے لیے تشریف لے گئے۔ واپسی پر مریدوں نے پوچھا کہ آپ نے وہاں کیا دیکھا۔ حضرت میاں محمد شرقپوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور فرمانے لگے کیا بتاؤں کیا کیا دیکھا میں نے دیکھا کہ ایک

پردہ ہے جس کے پیچھے سے تاجدار مدینہ ﷺ بتاتے ہیں اور امام احمد رضا خان بولتے ہیں۔

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی مریدوں پر شفقت:

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ اپنے مریدوں پر خصوصی توجہ فرماتے ہیں۔ آپ ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ میرے دوستوں مریدوں اور محبوں میں سے جو کوئی ٹھوکر کھائے گا میں اس کا ہاتھ پکڑ لوں گا۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی عزت وجلال کی قسم کہ میرا ہاتھ اپنے مریدوں پر اس طرح ہے کہ جس طرح زمین پر آسمان کا سایہ ہے۔ (قلائد الجواہر ص: ۱۷)

مُرِیْدِی لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِیْ
نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعاً
کَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِیْ

اے میرے مرید تو مت ڈر اللہ (میرا رب) ہے اس نے مجھے رفعت وبلندی عطا فرمائی ہے اور میں اپنی امیدوں کو پہنچا ہوں اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میری نگاہ میں رائی کے دانہ کی طرح ہیں اور میرے حکم میں ہیں:

مریدی لا تخف کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا

آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ۱۱ ربیع الثانی شریف ۵۶۱ ھ کا ہوا صدیاں گزر گئیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ کا فیضان تمام عالم اسلام کے گھر گھر میں جاری ہے۔

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ محمد ﷺ کا محبوب ہے		غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ زمانے کا سلطان ہے
غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی ہر جا مچی دھوم ہے		غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا گھر گھر میں فیضان ہے
سارے ولیوں کی گردن جھکائی گئی		مہر ان کے قدم کی لگائی گئی

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ پیرانِ پیر گیارہویں والے پیر کی امتیازی شان یہ ہے کہ تمام

اولیاء عظام کا عرس مبارک سال میں ایک مرتبہ ہوتا ہے جبکہ غوثِ اعظم ؓ کا عرس یعنی گیارہویں شریف کی محفل ہر ماہ ہر جگہ سجتی ہے اور سجتی رہے گی۔ انشاء اللہ

غوثِ اعظم ؓ درمیان اولیاء		چوں محمد ﷺ درمیان انبیاء

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

کرامات

"شرح عقائد" میں ہے کہ اولیاء اللہ کی کرامات حق ہیں۔ جو عجیب و غریب اور حیرت انگیز کام نبوت کا اعلان کرنے سے پہلے صادر ہو اس کو ارہاص کہتے ہیں۔ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بچپن میں کلام کرنا (سورۃ مریم) یا ہمارے نبی کریم ﷺ کو کنکروں اور پتھروں کا بچپن میں سلام کرنا۔

اگر ظہور نبوت کے بعد ہو تو اسے معجزہ کہتے ہیں۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا اژدھا بن جانا اور یدِ بیضا، یا نبی کریم ﷺ کا چاند کے دو ٹکڑے کرنا اور سورج کو واپس لانا، انگلیوں سے چشمے جاری کرنا اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادوں کو زندہ کرنا۔ اور جو حیرت انگیز کام ولی اللہ سے صادر ہو اس کو کرامت کہتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید کی سورۃ نمل میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی قوم کے ولی حضرت آصف بن برخیا ؓ کا تختِ بلقیس آنکھ جھپکنے سے پہلے پیش کرنا۔ بلقیس کا تخت 80 گز لمبا، 40 گز چوڑا، 30 گز اونچا تھا، سونے چاندی اور جواہرات سے مرصّع تھا۔ (تنویر الایمان ص: 23) اس طرح عجیب و غریب کام کسی کافر سے صادر ہو تو اس کو استدراج کہتے ہیں۔ جیسے جادوگروں کا رسیاں پھینکنا اور ان رسیوں کا سانپ بننا یا دجال کا پانی برسانا، مردے زندہ کرنا وغیرہ۔

اب میں حضرت پیرانِ پیر ﷺ کی چند کرامات کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر عقل تسلیم نہ کرے تو قرآن مجید کی روشنی میں آصف بن برخیا ﷺ والا واقع پڑھ لینا چاہئے۔ عقل تو اس کو بھی تسلیم نہیں کرتی لیکن تسلیم کرنا ضروری ہے۔

صاحبزادہ یحیٰی کی ولادت:

پیرانِ پیر ﷺ کے صاحبزادہ والا شان حضرت عبدالوہاب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت غوثِ اعظم ﷺ سخت علیل ہو گئے اور ہم ان کے اردگرد آبدیدہ ہو کر بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا:

فَاِنِّیْ لَا اَمُوْتُ اِنَّ یَحْیٰی فِیْ ظَھْرِیْ لَا بُدَّ اَنْ یَّخْرُجَ اِلَی الدُّنْیَا

ابھی مجھے موت نہیں آئے گی میری پشت میں یحیٰی نامی لڑکا ہے۔ جس کی ضرور پیدائش ہو گی۔

سو آپ کے فرمان کے مطابق صاحبزادہ کی ولادت ہوئی تو آپ نے اس کا نام یحیٰی رکھا پھر آپ عرصہ دراز تک زندہ رہے۔ (قلائد الجواہر ص:۳۳)

لوح محفوظ است پیش اولیاء		از چہ محفوظ است محفوظ از خطا

(70) ستر گھروں میں غوثِ اعظم ﷺ کی افطاری:

ایک دن رمضان شریف میں ستر افراد نے فرداً فرداً آپ کو اپنے گھر میں برکت کی خاطر روزہ افطار کرنے کی دعوت دی۔ آپ نے ہر ایک کی دعوت قبول فرمائی۔ دوسرے روز ستر افراد نے اپنے اپنے گھر میں غوثِ اعظم ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر کیا۔ غوثِ اعظم ﷺ کے خادم نے کہا کہ آپ نے افطاری تو اپنے آستانے پر کی ہے۔ جب یہ واقعہ غوثِ اعظم ﷺ تک پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ: ھم صادقون فی قولھم وہ لوگ اپنے قول میں سچے ہیں۔

میں نے ان میں سے ہر ایک کی دعوت قبول کی اور بیک وقت ہر آدمی کے گھر میں جا کر کھانا کھایا۔
(تفریح الخاطر)

نتیجہ: آج کے مادیت کے دور کا یہ عالم ہے کہ ایک فرد بیک وقت ہر گھر میں لہروں کے ذریعے ٹی وی سکرین پر موجود ہے۔ اگر مادیت کا یہ عالم ہے تو روحانیت کا کیا عالم ہوگا اگر غلام کا مقام ہے کہ ستر گھروں میں بیک وقت موجود ہے تو آقا ومولا ﷺ کا کیا کہنا جن کو اللہ تعالیٰ نے شاہد بنا کر بھیجا۔ اگر شاہد کا معنیٰ گواہ بھی لیا جائے تو گواہ وہ ہوتا ہے جو موقع پر حاضر ہوتا ہے۔

جنازہ میں شریک ہو کر کافر کو کلمہ پڑھا کر مقام ابدال پر فائز کرنا:

ملک میں ایک ابدل انتقال فرما گئے۔ آپ نے جنازہ پڑھنے کے بعد حضرت خضر علیہ السلام سے کہا قسطنطنیہ سے فلاں کافر کو یہاں لے آئیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے وہ کافر آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے اس کو مسلمان کرنے کے بعد مقام ابدال پر فائز کیا اور سب ابدالوں سے فرمایا کہ انتقال کرنے والے ابدال کے مقام پر اسے مقرر کرتا ہوں۔ جس پر سب ابدالوں نے سر تسلیم خم کیا۔ (سیرت غوث الثقلین ص: ۱۶۷)

ہم نے پھولوں کو چھوا مرجھا گئے کانٹے بنے
تو نے کانٹوں کو چھوا اور گلستان کر دیا

مردہ زندہ کرنا:

ایک مرتبہ ایک مسلمان اور عیسائی پادری آپس میں جھگڑا کر رہے تھے۔ آپ نے جھگڑے کی وجہ پوچھی تو مسلمان نے عرض کی کہ عیسائی کہتا ہے کہ ہمارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے نبی کریم ﷺ سے افضل ہیں۔ وہ اس لیے کہ عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے

تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نبی نہیں ہوں بلکہ آخری الزماں ﷺ کا تابع اور غلام ہوں اگر میں مردہ زندہ کردوں تو کیا تم مسلمان ہوجاؤ گے تو عیسائی نے جواب دیا: ہاں! حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم مجھے کوئی پرانی قبر دکھاؤ تاکہ تم کو ہمارے نبی کریم ﷺ کی فضیلت کا یقین ہوجائے۔ عیسائی نے پرانی قبر کی طرف اشارہ کیا۔ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ قبر کی طرف متوجہ ہوئے:

فَانْشَقَّ الْقَبْرُ وَقَامَ الْمَيِّتُ حَيًّا مُغَنِّيًا، پس قبر شق ہوئی اور مردہ زندہ ہوکر گاتا ہوا باہر نکل آیا۔ جب عیسائی نے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی یہ کرامت دیکھی تو مسلمان ہوگیا۔

(مفہوم ماخوذ سیرت غوث الثقلین ص: ۱۷۳)

عیسیٰ کے معجزوں نے مردے جلا دیئے ہیں
محمد ﷺ کے معجزوں نے مسیحا بنا دیئے ہیں

قارئین حضرات: حضرت ابو البلال شیخ طریقت علامہ محمد الیاس قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ فیضانِ سنت ص: ۲۵ میں مناقب الغوثِ الاعظم کے حوالہ سے اس کرامت سے نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ اس کا مفہوم تحریر کرتا ہوں:

حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی کا وجود بھی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامت ہے:

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے مردہ زندہ کرنے والی کرامت کو دیکھ کر وہ پادری اور اس ساری کُرد قوم جو کئی لاکھ افراد پر مشتمل تھی علاوہ چند گھرانوں کے سب کی سب مسلمان ہوگئی۔ عباسی حکمران اس قوم کے ہاتھوں تنگ تھے مگر شہنشاہِ بغداد حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی روحانی کرامت نے انہیں اسلام کی صداقت کا ایسا عملی ثبوت دیا کہ وہ ساری کی ساری کئی لاکھ پر مشتمل نصرانی قوم حلقہ بگوش اسلام ہوگئی۔ اس قوم میں ایسے مجاہدین پیدا ہوئے جنہوں نے اسلام کے لیے بڑی بڑی فتوحات حاصل کیں۔ ان میں سے ایک فاتح مجاہد اسلام

حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کرد قوم سے تعلق رکھتے تھے ان کے والد بھی اسی دوران برادری سمیت مسلمان ہوکر حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے بیعت ہوئے اور ملک شام کے زنگی سلاطین کے بہت بڑے فوجی جرنیل بنے۔ ایک بار بغداد معلی میں حاضر ہوکر دس سالہ لختِ جگر (حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی) کو آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت بابرکت میں پیش کر دیا۔ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے شفقت فرمائی اور ارشاد فرمایا یہ بچہ تاریخ عالم کی ایک عظیم نامور شخصیت ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں سے بہت بڑی اسلام کی فتح کرائے گا۔ صلیبی جنگوں میں بیت المقدس کی تاریخی فتح انہیں کے ہاتھوں سے ہوئی اور یورپ کے بڑے بڑے عیسائی بادشاہوں کا لشکر بھی ان کی مجاہدانہ شان کے سامنے نہ ٹھہر سکا۔ حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ سے جنگ نے سارے یورپ کو ہرا دیا۔

یہ سارا فیض تاجدار بغداد حضرت سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی شانِ کرامت اور دعاؤں کا نتیجہ تھا اب بھی بغداد معلی کی پرنور فضاؤں سے آپ کا فیض پوری دنیا میں جاری ہے اور ان شاء اللہ تا قیامت دنیا میں جاری و ساری رہے گا۔

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی دعا سے بارہ سال کا بیڑا دریا سے باہر:

حضرت علامہ غلام رسول سعیدی توضیح البیان ص:۱۳۰ میں سلطان الاذکار فی مناقب الابرار کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کو دریا کے کنارے ایک مغموم بڑھیا نظر آئی دریافت حال پر معلوم ہوا کہ بارہ سال ہوئے اس کا جوان سالہ بیٹا بمع باراتیوں کے غرق ہوچکا ہے۔ دینی اور اسلامی محبت سے آپ کا دل بھر آیا اور آپ نے سجدہ میں سر رکھ کر دعا مانگی کہ اے اللہ! اس بڑھیا کے بیٹے اور باراتیوں کے غرق شدہ بیڑے کو نکال دے۔ کارساز حقیقی اور قادر مطلق نے اپنے بندہ کامل کی دعا منظور فرمائی اور غرق شدہ بیڑے کو نکال دیا۔

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے		جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

اس واقعہ کو پیر نصیر الدین نصیر علیہ الرحمہ بہت ہی پیارے انداز میں اپنے پنجابی کلام میں پیش کیا ہے۔ جو قارئین کی نذر کرتا ہوں:

اک بڈھڑی بغداد نگر وچ رہندی بیٹھ کنارے ھو

تڑفے تے فریاداں پاوے جھٹ ہنجواں تے مارے ھو

ڈُب گیا میرا سہریاں والا نال براتی سارے ھو

دجلہ دریا ٹھاٹھاں مارے کردی موت اشارے ھو

اوسے ویلے میراںؒ آئے کروے سیر نظارے ھو

بڈھی وچ قدماں دے ڈِگ کے رووے تے عرض گزارے ھو

کون ہووے جیہڑا موڑے میرے ڈبے چن تے تارے ھو

پیر ہوئے تے میراںؒ جیہا جیہڑا لاوے نہ جھوٹھے لارے ھو

عبدالقادر ہتھ اٹھائے اگے رب پیارے ھو

ڈبی کشتی رب دے فضلوں لگی آن کنارے ھو

واہ نصیر پتر زہراؓ جس ڈبے بیڑے تارے ھو

(پنجابی کلام دین رنگ نیات حضرت سلطان باھوؒ نیز پیر نصیر الدین نصیرؒ)

مارچ 2011 ماہانہ درس قرآن مرکزی جامع مسجد حنفیہ میں پروفیسر علامہ محمد افضال احمد قادری نے فرمایا کہ اس پیڑ و میں دولہا: شاہ دولہا گجراتی رحمۃ اللہ علیہ تھے جو آج بھی دریا کے قریب آرام فرما رہے ہیں اور فیض تقسیم کر رہے ہیں۔

قارئین حضرات: مندرجہ بالا کرامات حق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کی سنتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ماں سے بھی ستر گنا زیادہ پیار کرتا ہے تو پھر غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا کیا

کہناجنہوں نے ساری زندگی یادِ خدا عزوجل اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں گزاری۔

حدیث قدسی ہے: وَلَئِنْ سَاَلَنِی لَاُعْطِیَنَّہٗ (مشکوٰۃ ص:۹۷)

اگر میرا ولی مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور عطا فرماؤں گا۔

جو تو نے دن کو شب کہہ دیا تو شب ہو کے رہی		تیرے منہ سے جو نکلی وہ ہو کے رہی

حدیث: علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل: میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں

گیارھویں شریف ایصال ثواب کا نام ہے:

گیارھویں شریف حقیقت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؓ کی روح کو ایصال ثواب کرنے کا نام ہے۔ ایصال ثواب کے متعلق قرآن مجید و احادیث مبارکہ اور سلف صالحین کی کتب میں واضح ثبوت ملتا ہے جو کہ درج کیا جاتا ہے۔

قرآن مجید: ''وَالَّذِیْنَ جَآءُ وْ مِنْ بَعْدِ ھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ''۔ ترجمہ: اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

(پارہ ۲۸، سورہ حشر)

حدیث: حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ: ''ہم اپنے مُردوں کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں، حج کرتے ہیں تو کیا انہیں یہ ثواب پہنچتا ہے'' تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہاں'' بیشک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ تم میں سے کسی کے پاس طبق (تھال) ہدیہ کیا جاتا ہے تو تم خوش ہوتے ہو''۔ (نور الصدور)

سلف صالحین کا اتفاق: شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"عبادت مالیہ سے مُردوں کو نفع اور ثواب حاصل ہونے پر سب کو اتفاق ہے"۔

(مسائل اربعین ص ۳۲)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"جمہور فقہاء کرام نے حکم فرمایا ہے کہ ہر عبادت کا ثواب میت کو پہنچتا ہے"۔

(تذکرۃ الموتی والقبور)

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ امام احمد رضی اللہ عنہ اور جمہور سلف صالحین کا مذہب ہے کہ میت کو ثواب پہنچتا ہے۔ (شرح فقہ اکبر)

مندرجہ بالا دلائل سے ثابت ہوا کہ ایصال ثواب کرنا سلف صالحین و جمہور کا طریقہ ہے اور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی گیارھویں شریف میں بھی کچھ کھانا پکا کر، اس پر قرآن شریف پڑھ کر، اس کا ثواب حضور ﷺ کے وسیلے سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی روح پاک تک پہنچایا جاتا ہے۔

گیارہ تاریخ کی اہمیت:

تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دن دسواں اور رات گیارھویں محبوب ہے۔ اسی تاریخ کو حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی، حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ گلزار ہوئی، حضرت اسماعیل علیہ السلام کے نازک گلے پر چھری رکھ کر آزمایا گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو شکست دی، دریائے نیل میں فرعونی غرق ہوئے، حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے، حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری سے شفاء ملی اس کے علاوہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی جانِ عزیز کے ساتھ اپنے عزیز و اقارب کی جانوں کا نذرانہ اسی تاریخ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا۔

اسی تاریخی اہمیت کے سبب پیرانِ پیر غوث اعظم رضی اللہ عنہ، امام الانبیاء ﷺ کا ختم شریف (میلاد شریف) ہر ماہ اسی تاریخ کو دلواتے تھے وصالِ حق حاصل کرنے کے بعد بھی گیارہ تاریخ آپ رضی اللہ عنہ کے عرسِ مبارک کیلئے بھی مخصوص ہوگئی۔ (قرۃ الناظر)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ گیارہ امہات المومنین کا ختم شریف ہمیشہ دلواتے تھے اسی وجہ سے گیارھویں والے پیر مشہور ہوگئے۔ (خطاب پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانی علیہ الرحمہ)

گیارھویں شریف کی امتیازی شان:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ذوق وشوق سے حضور ﷺ کا عرس مبارک ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو منعقد فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ایسا قبولِ عام عطا فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد خود آپ رضی اللہ عنہ کی فاتحہ خوانی کیلئے بھی ہر ماہ کی گیارہ تاریخ مقبول ہوگئی۔

چنانچہ صاحب ذخیرۃ الصراط نقل فرماتے ہیں کہ:

''دیگر مشائخ کا عرس تو سال کے آخر میں ہوتا ہے لیکن غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی یہ امتیازی شان ہے کہ بزرگانِ دین نے آپ رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک ہر مہینہ کی گیارہ تاریخ کو مقرر فرمادیا ہے''۔

چنانچہ (ماثبت من السنہ ص ۱۲۷) میں شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''ہمارے شہروں میں ہمارے دیگر مشائخ کے نزدیک بھی گیارھویں شریف مشہور ومتعارف ہے''۔

امام عبدالوھاب مکی رحمۃ اللہ علیہ گیارھویں شریف کا ختم دلاتے تھے:

امام عبدالوہاب مکی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس تاریخ کو گیارھویں شریف کا ختم

دلایا کرتے تھے اور اُن کے مشائخ بھی۔ (ماثبت من السنہ ص ۱۳۲)

مناظر اسلام علامہ محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ مقیاس حنفیت میں فرماتے ہیں کہ:
''حضرت محی الدین، سید عبدالقادر، شیخ عبدالقادر کے حروف بھی گیارہ ہیں۔ اگر الف کو شامل کیا جائے تو بارہ بنتے ہیں۔ جس میں اس طرف اشارہ ہے کہ یہ سارا فیضان بارھویں والے کا ہے''۔

سرکاری طور پر گیارھویں شریف:

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو کل علماء ہند کے استاد ہیں گیارھویں شریف سرکاری طور پر منائے جانے کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ:
''حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مبارک پر گیارھویں تاریخ کو بادشاہ اور شہر کے اکابر وغیرہ جمع ہوتے، نماز عصر سے نماز مغرب تک قرآن شریف کی تلاوت کرتے اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں قصائد اور منقبت پڑھتے، مغرب کی نماز کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور اُن کے آس پاس مریدین حلقہ بنالیتے اور ذکر جہر شروع ہوتا اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہوجاتی۔ اس کے بعد طعام شیرینی یا جو نیاز تیار ہوتی تقسیم کی جاتی اور نماز عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہوتے''۔ (ملفوظات عزیزی ص ۶۲)

نتیجہ: معلوم یہ ہوا کہ گیارھویں شریف موجودہ دور کی ایجاد نہیں بلکہ اسلاف کا قدیم طریقہ ہے اور بے شمار علمائے امت کرتے آرہے ہیں اور صالحین کی پسندیدہ چیز پر عمل کرنے کے متعلق حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی موجود ہے۔

مَا رَاٰہُ الْمُؤمِنُوْنَ حَسَناً فَھُوَ عِنْدَاللّٰہِ حَسَنٌ

ترجمہ: ”جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے“۔

(حدیث، موطا امام مالک، ص ۱۱۰۲)

اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ محفل گیارھویں شریف جلیل القدر علماء و صوفیاء نے منائی اور وہ حضرات آج کے دور کے علماء سے زیادہ عالم اور عامل تھے۔ چنانچہ گیارھویں شریف جیسے محبوب عمل میں ہمیں اپنے بزرگوں کی پیروی کرنی چاہئے۔

گیارھویں سے ہمیں اس لیے بھی نسبت ہے
کہ تیری آل ہے گیارہ امام یا زھرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کلام: پیر نصیر الدین نصیر علیہ الرحمہ

الموسوم الی الغیر: (غیر کی طرف نسبت کرنا)

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارھویں شریف کے مخالفین کہتے ہیں کہ گیارھویں شریف پر غیر اللہ کا نام آگیا اس لیے یہ حرام ہے اور وہ سورۃ المائدہ کی اس آیت سے ثابت کرتے ہیں: ”وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ“۔

اس کے جواب میں عرض یہ ہے کہ آیہ مبارکہ کا مذکورہ مفہوم بیان کرنا اس کی معنی تحریف کرنے کے مترادف ہے کیونکہ اس کا اصل مطلب وہی ہے جو اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جملہ تفاسیر و مباحث کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”اس سے مراد وہ جانور ہے جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا ہو“ اور یہی معنی عقل و نقل کے مطابق ہے اس لیے کہ اس میں اُن مشرکین کا رد ہے جو بوقت ذبح ”بِسْمِ اللَّاتِ وَالْعُزّٰی“ پکارتے تھے لہٰذا اس کے بالمقابل بوقت ذبح بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کی تعلیم دی گئی اگر بوقت ذبح اس کا لحاظ نہ رکھا جائے اور مطلقاً ہمہ وقت ہر چیز پر غیر خدا کے نام کا اطلاق حرام قرار دیا جائے تو پھر دنیا میں کوئی چیز بھی حرام ہونے سے نہ بچ سکے گی۔!!

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے لیکن اس کی سورتوں پر غیر اللہ کا نام آتا ہے اور وہ انہیں غیر اللہ کے ناموں سے مشہور ہیں۔ مثلاً سورۃ البقرہ، آل عمران، النساء، المائدہ، ابراہیم، یوسف، لوط، محمد، ھود، بنی اسرائیل اور سورۃ انبیاء میں تو تمام انبیاء آ گئے۔

اگر غیر اللہ کے نام آنے سے چیز مردار اور سور سے بھی بدتر ہو جایا کرتی تو قرآن مجید کی مقدس سورتوں کے نام غیر اللہ کے ناموں پر نہ رکھے جاتے۔

اس کے علاوہ مساجد مقدس مقامات ہیں لیکن ان پر بھی غیر اللہ کا نام آتا ہے بلکہ اکثر مساجد غیر اللہ کے ناموں سے ہی معروف ہیں۔ مثلاً مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد نبوی ﷺ، مسجد قبا، مسجد ابوبکر رضی اللہ عنہ، مسجد عمر رضی اللہ عنہ، مسجد علی رضی اللہ عنہ، مسجد بلال رضی اللہ عنہ، مسجد مہریہ، مسجد رضا وغیرہ۔ اور مدارس دینیہ بھی زیادہ تر غیر اللہ ہی کے نام سے معروف ہیں مثلاً جامعہ سلفیہ، جامعہ محمدیہ ﷺ، جامعہ اشرفیہ، جامعہ حقانیہ وغیرہ۔

حدیث کی مستند کتب بھی غیر اللہ ہی کے نام سے معروف ہیں۔ مثلاً بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، موطا امام مالک، موطا امام محمد وغیرہ۔

اگر کوئی چیز غیر اللہ کی طرف نسبت کر دینے سے حرام ہو جاتی تو پھر بیوی بھی خاوند پر حلال نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ بھی جب تک صرف اللہ کی بندی کہلائی سب پر حرام رہی جب اس پر غیر اللہ کا نام آیا یعنی جب وہ کسی کے نکاح میں آئی تب وہ اپنے شوہر پر حلال ہوئی۔ اسی طرح میری دکان، میری زمین، نماز فجر، ظہر کی نماز وغیرہ سب موسوم بالغیر ہی کی مثالیں ہیں۔ بالفرض محال اگر نسبت ایسی ہی بری چیز ہے تو پھر کوئی چیز بھی حلال نہیں۔

(یہاں ایک لطیفہ قارئین کی نذر کرتا چلوں)

لطیفہ: مولوی صاحب مسجد میں بڑے زور و شور سے خطاب فرما رہے تھے کہ جس چیز پر غیر اللہ کا نام آ جائے وہ حرام ہو جاتی ہے۔ جمعہ کی نماز کے بعد مولوی صاحب جب گھر آئے

تو کیا دیکھتے ہیں کہ زوجہ محترمہ گھر سے جا رہی ہیں۔ مولوی صاحب نے پوچھا کدھر جا رہی ہو؟ بیوی نے کہا کہ آپ ہی نے مسئلہ بیان کیا ہے کہ جس پر غیر اللہ کا نام آجائے وہ حرام ہو جاتی ہے لہذا میں بھی آپ پر حرام ہو گئی لہذا میں میکے جا رہی ہوں۔ اپنے ہی فتوے سے اپنی بیوی ہاتھ سے جاتی دیکھ کر مولوی صاحب چکرا گئے اور فرمانے لگے "او نیک بخت آ" وہ مسجد کی بات تھی یہ ہمارے گھر کا ذاتی مسئلہ ہے۔

نسبت کے متعلق حدیث:

حضرت صالح بن درہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"ہم ایک دفعہ حج کیلئے جا رہے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ تم میں سے کون مجھے اس چیز کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ مسجد میں دو چار رکعت پڑھے اور پھر یوں کہے کہ یہ نماز ابو ہریرہ ﷛ کیلئے ہے"۔ (مشکوۃ ص ۴۶۸)

اس حدیث میں ظاہراً نسبت غیر اللہ کی طرف کی جا رہی ہے مگر نسبت کا اصل مطلب کچھ اور ہے جیسا کہ حاشیہ میں ہے:

مَعْنَاہُ ثَوَابُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ لِاَبِی ھُرَیْرَۃ ﷛

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نماز کا ثواب ابو ہریرہ ﷛ کیلئے ہے۔

پس جس طرح حضرت ابو ہریرہ ﷛ کیلئے نماز پڑھنا جائز ہے بالکل اسی طرح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ﷛ کی نیاز کہنا بھی جائز ہے، ان کے نام پر بکرے ذبح کرنے بھی جائز، داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا لنگر شریف، امام حسین ﷛ کی سبیل کہنا بھی درست اور جائز ہے کیونکہ کسی چیز کو اولیا اللہ کی طرف منسوب کرنے کا اصل مقصد ان کی ارواحِ طیبات کو ثواب پہنچانا ہے۔ چنانچہ اگر کسی جانور کو عمر بھر غیر خدا کے نام سے پکارا گیا، مثلاً یہ

کہا گیا ہو کہ محمد داؤد کا ذبح، حقیقہ کی بکری وغیرہ مگر ذبح کے وقت "بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر" کہا تو وہ حلال اور جائز ہے اور کسی طرح بھی وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ میں داخل نہیں۔ ہاں اگر ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر کے بجائے بِسْمِ مُحَمَّدٌ یا بِسْمِ غوث کہا تو اس صورت میں ذبیح حرام ہو جائے گا اور اس کا گوشت کھانا ناجائز ہوگا۔ لیکن اتنا جاہل کوئی نہیں کہ ذبح کے وقت اللہ کا نام چھوڑ کر غیر خدا کا نام لے۔ حضور ﷺ اور حضرت غوثِ اعظم ؓ غیر نہیں بلکہ یہ اللہ کے محبوب ہیں۔

مشرکین اپنے کچھ مخصوص جانوروں کو بتوں کے نام سے منسوب کر کے چھوڑ دیتے تھے پھر اس کا دودھ پینا اور گوشت کھانا حرام سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو بھی حرام نہیں کہا۔ (جیسا کہ سورہ انعام میں تفصیل موجود ہے)

اگر جانور پر بت کا نام آنے سے جانور حرام نہیں ہوتا تو ایصال ثواب کیلئے کسی بھی چیز پر پیران پیر ؓ کا نام آجائے تو وہ کس طرح حرام ہو سکتی ہے؟۔ حالانکہ بت دشمن خدا ہے جبکہ غوث اعظم ؓ محبوب خدا ہیں۔

(ماخوذ ردِ وہابیہ و مناظرہ از علامہ سعید احمد اسعد صاحب)

لطیفہ: مولوی صاحب نے مسجد میں تقریر کی کہ گیارھویں شریف حرام ہے کیونکہ اس پر غیر اللہ کا نام آگیا جب گھر آئے بیوی سے کھانا طلب کیا بیوی نے سالن ڈالا مولوی صاحب کیا دیکھتے ہیں کہ بیوی سالن ڈال رہی ہے اور بوٹیوں کو چمچہ میں نہیں آنے دے رہی۔ مولوی صاحب نے کہا کہ گوشت کیوں نہیں ڈالتی ہو؟ بیوی نے کہا کہ پڑوس والوں نے گیارھویں شریف کا گوشت دیا ہے وہ پکایا ہے اور بقول آپ کے حرام ہے۔ اس لئے شوربہ ڈال رہی ہوں۔ مولوی صاحب نے کہا جو آتی ہے اسے تو آنے دو۔

دیکھا! لوگوں کیلئے حرام کا فتویٰ دے دیا اور خود کھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور سمجھ عطا فرمائے ان کو جو کہتے کچھ اور ہیں اور کرتے کچھ اور ہیں۔ (ابو طیب حقانی)

قاعدہ کلیہ:

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ:

"جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال کیا وہ حلال ہے جس چیز کو حرام کیا وہ حرام ہے اور جس چیز پر سکوت فرمایا وہ معاف ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے عافیت کو قبول کرو"۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳، ص ۲۰۱)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ نے حل و حرمت کا ضابطہ یہ مقرر فرمایا کہ جس چیز کو قرآن و وحی نے حرام کیا ہو وہی چیز حرام ہے اور جس چیز کی حرمت پر قرآن و وحی کی مہر نہیں وہ حلال ہے اور جس چیز کے متعلق سکوت ہے وہ معاف ہے بلکہ صاحب تفسیر حقانی: هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا (پ۱ع۳) کے تحت لکھتے ہیں کہ "جمہور علماء اس بات کے قائل ہو گئے ہیں کہ جب تک کوئی ممانعت شرعیہ معلوم نہ ہو ہر چیز مباح اور حلال ہے اصل اشیاء میں حلت ہے" صاحب تفسیر مواہب الرحمٰن مندرجہ بالا آیت کی شرح میں لکھتے ہیں "اسی واسطے علماء کا صحیح مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا فرمایا اس میں اصل اباحت ہے یعنی اصل میں سب مباح ہیں۔

پھر جس چیز کی نسبت دلیل خاص قائم ہو کہ اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا فقط وہی حرام ہو گی اور حلال ہونے کے واسطے دلیل تلاش کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ تو اسی آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کو انسانوں کے نفع کیلئے پیدا فرمایا ہے جب تک کسی چیز کی نسبت بالخصوص حرام کر دینے کی دلیل معلوم نہ ہو تب تک سب مباح ہیں۔

مباح: "مباح ایسا کام ہے جس کا کر لینا جائز ہے اور چھوڑ دینے پر عذاب نہیں ہے"

(خلاصہ کیدانی)

تاریخ و دن مقرر کرنا: کسی کار خیر کیلئے دن مقرر کرنا سنت نبوی ﷺ ہے جیسا کہ

بخاری شریف (کتاب العلم) میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"نبی اکرم ﷺ نے ہمارے پریشان ہونے کے خیال سے وعظ و نصیحت کیلئے چند دن مقرر فرمائے ہوئے تھے یعنی سوموار اور جمعرات۔ اسی طرح آپ ﷺ کی اتباع میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وعظ کیلئے جمعرات کا دن مقرر کیا ہوا تھا"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

"بارگاہ الٰہی میں پیر اور جمعرات کے دن عمل پیش کیے جاتے ہیں اس لیے میں اس دن روزہ رکھنا محبوب سمجھتا ہوں"۔ (مشکوٰۃ، ترمذی شریف)

قرآن مجید اور احادیث نبویہ ﷺ میں کہیں بھی یہ نہیں آیا کہ کار خیر کیلئے دن مقرر کرنا ناجائز ہے بلکہ دن مقرر کرنے کے متعلق مذکورہ بالا احادیث کے علاوہ متعدد احادیث ملتی ہیں۔

ہمارے نزدیک تاریخ یا دن مقرر کرنا ضروری نہیں کہ گیارھویں شریف گیارہ تاریخ ہی کو منائی جائے تو قبول ہوگی ورنہ نہیں، بلکہ جب بھی ایصال ثواب کیا جائے جائز اور قابل قبول ہے لیکن احباب کی آسانی کیلئے دن یا تاریخ کا تعین کیا جاتا ہے جیسا کہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ (جو علماء دیوبند کے پیر و مرشد ہیں) فرماتے ہیں کہ:

"سب سلسلے کے لوگ ایک تاریخ میں جمع ہو جائیں باہم ملاقات بھی ہو جائے اور صاحب قبر کی روح کو قرآن و طعام کا ثواب بھی پہنچا دیا جائے یہ مصلحت ہے تعین یوم میں"۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۸)

عرس کیا ہوتا ہے:

عرس عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی "ملاپ اور خوشی" کے ہے۔ اللہ کے برگزیدہ بندے اس دن کا بڑی شدت سے انتظار کرتے ہیں جس دن ان کا اپنے رفیق اعلیٰ سے ملاپ مقرر ہوتا ہے۔ وہ دن ان کے وصال کا دن ہوتا ہے۔ جسے موت کے دن سے موسوم کیا جاتا ہے۔

حدیث پاک میں ہے: "اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ" "موت ایک پُل ہے جو یار کو یار سے ملاتا ہے۔ جس دن دوست کو دوست سے ملاقات نصیب ہوتی ہے وہ دن اس کیلئے انتہائی خوشی کا دن ہوتا ہے۔ اس ملاپ اور خوشی کی نسبت اس دن کو عرس کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اولیاء اللہ کے یومِ وصال کو عرس کیوں کہتے ہیں اس کے ثبوت میں امام الانبیاء ﷺ کی حدیث نقل کی جاتی ہے۔

مشکوۃ شریف باب اثبات عذاب القبر میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

"جب نکیرین میت کا امتحان لیتے ہیں اور میت امتحان میں کامیاب ہوتی ہے تو نکیرین کہتے ہیں: نَمْ کَنَوْمَۃِ الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ "یعنی تو دلہن کی طرح سو جا جس کو سوائے اس کے پیارے کے کوئی نہیں جگا سکتا"۔

قبر میں چین سے یاروں کی گزرتی ہے امیر
پاؤں پھیلائے ہوئے سوتے ہیں گھر کی صورت

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا وصال رنج

وملال نہیں بلکہ خوشی ومسرت کا باعث ہوتا ہے اور نکیرین نے اللہ کے نیک بندوں کو عروس کہا اس لیے وہ دن روز عرس کہلایا عرس یا سالانہ کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ ہر سال قبر کی زیارت کرنا اور قرآن خوانی وصدقات کا ثواب پہنچانا، جس کے ثبوت کیلئے چند دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرس کا ثبوت:

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کی جلد اول باب زیارت القبور میں لکھا ہے:

"رُوِیَ اِبْنِ اَبِیْ شَیْبَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ قُبُوْرَ الشُّھَدَاءِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ حَوْلٍ یَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ وَالْخُلَفَاءِ لَاَرْبَعَۃُ ھٰذَا کَانُوْیَفْعَلُوْنَ"۔

ترجمہ: "ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال شہدائے اُحد کی قبروں پر تشریف لے جاتے تھے اور اُن کیلئے استغفار فرماتے اور ارشاد فرماتے تم لوگوں کیلئے سلامتی ہے بسبب اس کے کہ تم نے صبر کیا تو تمہارے لئے آخرت کا گھر اچھا ہے اس کے علاوہ چاروں خلفاء بھی ایسا ہی کرتے تھے"۔

اسی حدیث سے ملتے جلتے الفاظ تفسیر کبیر اور درمنثور نے بھی نقل کیے ہیں۔تمام روایات کا خلاصہ یہی ہے کہ ہر سال قبروں پر جانا، ایصال ثواب کرنا اور طعام وشرینی تقسیم کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے۔

معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین ہر سال کے شروع میں شہدائے اُحد کی قبروں پر تشریف لے جا کر دعائے خیر فرماتے تھے اسی طرح ہم کسی اللہ کے ولی کے سالِ وصال کے مکمل ہونے پر اُس کی مرقد پر جمع ہو کر یا جہاں چاہیں بیٹھ کر قرآن پڑھ کر یا

ذکر و درود اور طعام وغیرہ تقسیم کر کے اس کا ثواب اُس اللہ کے ولی کو بخشتے ہیں۔ پس یہی عرس ہے اور یہی اس کی حقیقت۔ اب ذیل میں درج کیا جاتا ہے کہ حضور ﷺ کا عرس سب سے پہلے کس نے کیا۔

حضور ﷺ کا سب سے پہلا عرسِ مبارک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے منایا:

حضرت سید شاہ شرف الدین بن احمد یحیٰی منیری قدس سرۃ العزیز نے اپنے ملفوظات شریف میں لکھا ہے کہ:

''حضور ﷺ کے وصال شریف کے گیارہ دن بعد جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو بارھویں دن آپ رضی اللہ عنہ نے بہت سا کھانا پکوایا تاکہ اس کا ثواب حضور ﷺ کی روحِ اقدس کی نذر کریں۔ جب مدینہ منورہ میں اس کا چرچا ہوا تو لوگ ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ آج کیا ہے۔ جن کو معلوم تھا وہ بتاتے تھے کہ:

اَلْیَوْمَ عُرْسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

ترجمہ: یعنی آج رسول اللہ ﷺ کا عرسِ مبارک ہے''۔

چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

''اسی سبب سے ہے کہ مشائخ کے عرسوں کی پابندی کرنا، اُن کی قبروں کی زیارت کرنا، فاتحہ پڑھنا، اُن کی طرف سے صدقہ دینا اور اُن کے آثار اور اولاد کی عزت و احترام کرنا''۔

شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ اپنے والد محترم کا عرس مناتے تھے:

شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدِ محترم کا عرس مبارک منایا کرتے تھے۔ جب

اُن پر مولوی عبدالحکیم نے اعتراض کیا کہ تم نے عرس کو فرض سمجھ لیا ہے ہر سال کرتے ہو تو اس کا جواب شاہ صاحب نے یہ دیا:

ترجمہ: ''اس طعن کا سبب طعن کرنے والے کی میرے حال سے ناواقفی کا باعث ہے اس لیے کہ فرائضِ شرعیہ کے سوا کوئی شخص فرض نہیں جانتا البتہ زیارتِ قبور اور صالحین کے مزارات سے برکت حاصل کرنی، تلاوت قرآن اور دعائے خیر کرنی، شرینی اور کھانا تقسیم کرنا امرِ مستحسن اور بہ اتفاق علماء جائز ہے اور عرس کا دن متعین کرنا اس لیے ہے کہ وہ دن اُن کے روزِ وصال کیلئے یادگار رہو''۔

طریقت وشریعت

شریعت شرع سے بنا ہے، بمعنی "چوڑا" اور "سیدھا راستہ" اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"شِرْعَةً وَّمِنْهَاجاً" (پارہ 6، سورۃ المائدہ)

ترجمہ: "الگ شریعت اور کشادہ راہ عمل"

طریقت "طریق" سے بنا ہے جس کے معنی "تنگ اور پیچیدہ راستہ" کے ہیں۔ شریعت اسلام کا وہ راستہ ہے جس پر ہر شخص آنکھ بند کر کے چل سکے لیکن طریقت اسرار کے وہ پیچیدہ اور تنگ گلی کوچے ہیں جو واقفیت کے بغیر طے نہیں ہو سکتے۔ شریعت میں آسانی ہے مگر کامیابی دیر سے جبکہ طریقت مشکل ضرور ہے مگر بہت جلد منزل مقصود تک پہنچاتی ہے۔

حضور اکرم ﷺ کے جسم اطہر کے حالات کا نام شریعت، قلب مبارک کے احوال کا نام طریقت، سر مبارک کے تذکرہ حقیقت اور روح پاک کے حالات کا نام معرفت ہے۔ غرض یہ کہ ذاتِ مصطفیٰ ﷺ ان چاروں کا مرکز ہے۔

شریعت وطریقت کا باہمی تعلق:

شریعت پوست ہے طریقت مغز ہے، پوست بغیر مغز بے قیمت ہے۔ بادام کے چھلکے جب مغز سے جدا ہو جائیں تو ان کی قیمت کچھ نہیں۔ اسی طرح مغز بادام پوست سے علیحدہ ہو کر ہر جانور کی غذا ہے۔ شیطان کی عبادت پوست بے مغز تھی لہٰذا فائدہ نہ ہوا۔ جاہل صوفی کی ریاضتیں مغز بے پوست ہیں لہٰذا ہر دم خطرہ میں ہیں۔ طریقت گویا حقیقت ہے جو کہے کہ اب دنیا میں ولی کوئی نہیں وہ جھوٹا ہے یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ مجاز رہے حقیقت نہ

رب ہے۔ شریعت درخت ہے، طریقت اُس کے پھل پھول، شریعت راستہ ہے طریقت منزل مقصود، شریعت مضبوط قلعہ ہے، طریقت اس قلعہ کا محفوظ خزانہ ہے۔ شریعت امام الانبیاء ﷺ کے "ارشادات" اور طریقت "افعال" کا نام ہے۔

تصوف:

دل کو تمام کدورتوں سے صاف کرنے کا نام تصوف ہے اور اس کی بنا آٹھ خصلتوں پر ہے۔

۱۔ سخاوت سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام　۲۔ رضائے اسحاق علیہ السلام

۳۔ صبر سیدنا ایوب علیہ السلام　۴۔ مناجات سیدنا ذکریا علیہ السلام

۵۔ تضرع سیدنا یحییٰ علیہ السلام　۶۔ صوف موسیٰ علیہ السلام

۷۔ سیاحت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام　۸۔ فقر سیدنا و سید الانبیا محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

بقول حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

طریقت کے چار سلسلے ہونے کی وجہ:

اللہ تعالیٰ کو چار کا عدد بہت پسند ہے۔ جیسے بڑے فرشتے چار، آسمانی کتابیں چار، سمتیں چار، حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادیاں چار، حضور ﷺ کے یار چار، انسان کے خمیر میں چار عناصر (آگ، پانی، ہوا، مٹی) اسی طرح شریعت کے سلسلے بھی چار (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) طریقت کے سلسلے بھی چار، ایک عمارت میں زاویہ قائمہ بھی چار ہی ہوسکتے ہیں۔

سلاسل اربعہ کے آئمہ:

۱۔ سلسلہ قادریہ کے امام حضرت پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ سلسلہ چشتیہ کے امام حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ سلسلہ سہروردیہ کے امام حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ سلسلہ نقشبندیہ کے امام حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

ان چاروں سلسلوں کا مرکز و ماخذ شریعت اسلامیہ ہے۔ قرآن وحدیث کی پیروی سب کا مقصدِ اصلی ہے۔ اسلام ایک سمندر ہے اور یہ چاروں سلسلے اس کی نہریں ہیں جو سب سمندرِ اسلام سے فیض پاتی ہیں اور اسی پر جا کر ختم ہو جاتی ہیں۔

تصورِ شیخ کی اصل:

تصورِ شیخ کی اصل یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور ﷺ کے تصور میں رہتے تھے بلکہ بعض دفعہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین روایت کرتے ہوئے فرماتے تھے:

كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

''گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اب دیکھ رہا ہوں''۔

اس تصور کو جمانے کیلئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ ﷺ کا حلیہ مبارک مکمل طور پر بیان کرتے تھے اور ایک دوسرے کو سنایا کرتے تھے۔

قبر میں بھی اسی تصور کا امتحان ہوگا کہ ''اس کالی زلفوں والے محبوب ﷺ کو کتنا جانتے ہو'' اسی تصور کی کامیابی پر اس آخری امتحان کی کامیابی موقوف ہوگی۔

واضح رہے کہ شیخ کا تصور نماز میں عمداً نہ لانا چاہئے کہ یہ خشوع کے خلاف ہے بلا مقصد آجانے پر پکڑ نہیں۔ مگر تصورِ رسول ﷺ نماز میں رکھنا ضروری ہے کیونکہ نماز حضور ﷺ کی اداؤں کا نام ہے اور سنت بھی ہے نیز حضور ﷺ کا نام مبارک نماز میں آتا ہے۔ التحیات میں صاف طور پر نام لے کر سلام پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی ہمیں نماز میں حضور اکرم ﷺ کا احترام کرنے کا درس دیا جیسا کہ حدیث میں ہے کہ:

"حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ نماز پڑھا رہے تھے، حضور ﷺ تشریف لے آئے، مقتدیوں نے نماز میں تالی بجا کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ کو حضور ﷺ کی تشریف آوری کی اطلاع دی، اسی وقت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ مقتدی بن کر پچھلی صف میں تشریف لے آئے اور حضور ﷺ نماز کے درمیان امام ہوئے"

مسئلہ نماز کے لیے حضور ﷺ نے فرمایا کہ تصحیح وقتوں کے لیے مراد کو تکنی چاہیے۔

مراقبہ: اکثر صوفیا کرام مراقبہ کرتے ہیں۔ مراقبہ "رقبہ" سے بنا ہے جس کے معنی "گردن جھکانے" کے ہیں۔ چونکہ مراقبہ میں گردن جھکائی جاتی ہے لہٰذا اسے مراقبہ کہتے ہیں۔ اس کے دو فائدے ہیں، پہلا یہ کہ صوفیاء کے نزدیک ایک ساعت کی فکر ایک سال کے اُس ذکر سے افضل ہے جو بغیر فکر کے گزرے۔ انسان غور وفکر کے وقت سر جھکا لیا کرتا ہے مومن سر جھکا کر رب کی کسی خاص صفت یا صنعت کو سوچتا ہے اس سوچنے کا حکم قرآن مجید میں بھی ہے۔

"اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ"

"تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں"۔ (کنز الایمان پارہ ۵)

دوسرے مقام پر یوں بیان ہوا

"اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْنَ فِی مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ"

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ دل میں بھی ایک نور ہے اور دماغ میں بھی، جب دماغ کی فکر کو قلب سے لگایا گیا تو دو نور مل کر نور علیٰ نور ہوا، جس سے قلب و دماغ دونوں میں صفائی پیدا ہوئی، قلب کے نور نے دماغ اور دماغ کے نور نے قلب کی روشنی زیادہ کی۔

کچھ عرصہ بعد اس مراقبہ میں شیخ سارے عالم کے نور کو پاتا ہے "مُسمیریزم" والے نگاہ جمانے کی مشق کر لیتے ہیں تو ان کی نگاہ میں عجیب تاثیر پیدا ہو جاتی ہے تو جو دل پر خیال جمائے وہ کتنی قوتوں کا مالک ہوگا انہیں قوتوں کا ذکر قصیدہ غوثیہ میں فرمایا گیا ہے:

جس طرح شاگرد اپنے ہی استاد کے گن گاتا ہے مگر مانتا سارے علماء کو ہے۔ اگر کوئی بد بخت مرید دوسرے بزرگوں کا منکر ہو تو وہ اپنے پیر کے فیض سے بھی محروم رہے گا۔ سلسلہ مشائخ جال کے پھندے ہیں، ایک کھل گیا، سب کھل گئے۔ کسی نبی کا منکر شرعی کافر ہے۔ اسی طرح کسی بھی سلسلہ کے ولی کا منکر طریقت کا مجرم ہے۔

بندۂ پروردگارم امتِ احمد نبی ﷺ		دوست دارم، چار یارم تابع اولادِ علی رضی اللہ عنہ
مذہب حنفیہ دارم ملتِ حضرت خلیل		خاکِ پائے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ زیرِ سایہ ہر ولی

(ماخوذ اسرار الاحکام ص ۱۰۹)

پیرانِ عظام کے وظائف الگ ہونے کی وجہ:

پیرانِ عظام کے وظائف مختلف ہوتے ہیں، کوئی بلند آواز میں ذکر کرنے کا کہتے ہیں، کوئی خفی اور کوئی مراقبہ کراتے ہیں۔

جیسے سب ڈاکٹر اور یونانی طبیب مریضوں کا علاج ایک ہی قسم کی جڑی بوٹیوں سے کرتے ہیں مگر مختلف طریقوں سے، پھر یونانی طبیبوں میں لکھنوی اطباء کا طریقہ علاج اور ہے، دہلویوں کا کچھ اور، حالانکہ دوائیں بھی ایک ہیں اور سب بو علی سینا ہی کے شاگرد ہیں۔ ایسے ہی یہ اطباءِ ایمان اگرچہ حضور ﷺ ہی کے نام لیوا ہیں اور قرآن وحدیث کی دعاؤں سے علاج کرتے ہیں مگر طریقہ علاج جداگانہ ہے لیکن سب درست ہے۔

یہی حال طریقت کے سلاسل کے علاوہ مذہب کے چاروں آئمہ کا بھی ہے۔

قوالی اور وجد ورقص:

جہاں تک قوالی کا تعلق ہے قوالی ایک درد کی دوا ہے جسے درد ہو وہ استعمال کرے، دوسرا اس سے علیحدہ رہے۔ (رسائل نعیمیہ ص ۳۳۲)

اور جہاں تک تعلق ہے قوالی میں وجد و رقص کا تو اس کے متعلق مفسر قرآن مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''پیارے کا ذکر وجد اور شوق سے کرنا چاہئے حضور ﷺ قرآن پاک پڑھتے وقت ایسی جنبش فرمایا کرتے تھے جیسے نسیم سحری سے نرم شاخیں''۔

بلکہ حضور ﷺ نے قصیدہ بردہ کے بعض اشعار پر جنبش فرمائی انہیں ''اشعار مالمہ'' کہتے ہیں اب بھی حکم ہے کہ وہ اشعار جنبش کے ساتھ پڑھنا چاہئیں سارا قرآن وجد کی سی حالت پیدا کر کے جنبش کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مِنْهُ جُنُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

''ہمارے کلام سے خائفین کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں''۔ (پارہ ۱۵)

اور رسول اکرم ﷺ کے ذکر پر تو جانوروں، پتھروں بلکہ لکڑیوں (استن حنانہ) پر وجد طاری ہوا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام تو دیدار یار کے وجد میں بیہوش ہو کر گر گئے، پہاڑ پھٹ گیا (پارہ ۹)

فیضان مہروی صفحہ 07 فروری 2009ء میں ہے کہ:

زعشق دوست ہر ساعت درونِ ناری رقصم
گہر بر خاری غلطم گہہ بر خاری رقصم

ترجمہ! دوست کے عشق میں میرے شب و روز کا ہر لمحہ اس طرح گذرتا ہے کہ میں آگ کے اندر رقص کرتا ہوں۔ میری یہ حالت ہوگئی ہے کہ میں خاک پر دوڑتا ہوں اور کبھی کانٹوں پر رقص کرتا ہوں (سید عثمان المعروف حضرت لال شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ)

بزرگوں کے ہاتھ، پاؤں چومنا جائز ہے:

(۱) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

"عَنْ ابْنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ"

"ہم نے حضور ﷺ کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا"

(ادب المفرد للبخاری ص: ۱۹۳)

(۲) حضرت عبداللہ بن زرین رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ:

"ہم ایک جماعت کے پاس سے گزرے تو ان کو کہا گیا کہ یہاں سملہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ ہیں تو میں ان کے پاس آیا اور انہیں سلام علیکم کہا تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ نکالے اور کہا کہ میں نے ان دونوں ہاتھوں کے ساتھ حضور ﷺ سے بیعت کی ہے تو اس کیلئے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی انہوں نے کھولی گویا وہ اونٹ کی ہتھیلی ہو تو ہم اس کیلئے کھڑے ہوئے اور ہم نے اس کو بوسہ دیا"۔

(ادب المفرد للبخاری ص:۱۹۳)

(۳)۔ مندرجہ بالا کتاب ہی کے ص ۱۹۲ پر حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

"میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ آپ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیتے تھے "ادب المفرد" کے ص ۱۹۲ پر حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ کے متعلق روایت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کو بوسہ دیا"

ان تینوں روایات سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے ہاتھ پاؤں چومنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے۔

امام نووی علیہ الرحمہ کا فیصلہ:

یَسْتَحِبُّ تَقْبِیلُ اَیْدِی الصَّالِحِیْنَ وَفُضَلَاءِ الْعُلَمَاءِ

''صالحین وفضلاء وعلماء کے ہاتھ چومنا مستحب ہیں''۔

(فتاوٰی نووی، ص ۳۰۶)

اپنے سردار کے لئے اٹھ کھڑے ہو جاؤ:

اس کے علاوہ پیرانِ پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ:

''مستحب ہے امامِ عادل، والدین، دیندار اور پرہیزگار کے واسطے اور جو لوگوں کا بزرگ ہو کہ اُن کے لئے کھڑا ہو اور اس کا اصل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ کی طرف بھیجا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ سفید گدھے پر سوار ہو کر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ اور تحقیق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں اور جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور ﷺ کے پاس جاتیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھ کو بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے اور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا گیا کہ جب قوم کا بزرگ آئے تو اس کو عزت دو'' (غنیۃ الطالبین ص ۲۵)

پہلا پھل بزرگوں کی خدمت میں نذرانہ دینا، پھر خود کھانا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

''لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو اس کو دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں نذرانہ پیش کرتے،

آپ ﷺ پھلوں کا نذرانہ قبول فرماتے، اور دعا فرماتے"۔

"اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا"

ترجمہ: "اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت فرما، ہمارے مدینے میں برکت فرما، ہمارے صاع میں برکت فرما اور ہمارے مُد میں برکت فرما (جب دعا ختم کرتے) چھوٹے بچوں کو بلاتے اور نذرانہ ان میں تقسیم فرما دیتے"۔ (مسلم شریف،۴۴۲)

اس حدیث سے تین مسائل معلوم ہوئے، پہلا یہ کہ پھل بزرگوں کو نذرانہ پیش کرنا جائز ہے، دوسرا پھلوں کو سامنے رکھ کر دعا کرنا حضور ﷺ کی سنت ہے اور قبول کرنے کے بعد تقسیم کرنا بھی سنت مصطفیٰ ﷺ ہے۔

بزرگوں کو نذرانہ پیش کرنا اُن کا دعا کرنا اور پھر تبرکاً باقی طعام میں ملانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"میں حضور ﷺ کی خدمت میں کھجوریں لایا پھر میں نے دعا کیلئے عرض کی، آپ ﷺ نے برکت کیلئے دعا فرمائی اور فرمایا کہ ان کو اٹھا لے اور اپنے توشہ دان میں ڈال لے جب تو اس سے لینے کا ارادہ کرے تو اپنے ہاتھ کو توشہ دان میں ڈال کر نکال لیا کر اس توشہ دان کو بکھیرنا نہیں، تو میں نے ان کھجوروں سے فی سبیل اللہ کئی اونٹ لدے اور ہم اسے کھاتے اور کھلاتے بھی تھے میرا اصل ذخیرہ ختم نہیں ہوتا تھا حتیٰ کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دن ختم ہوا"۔

(مفہوم حدیث، ترمذی ص۲۴۲، ج۲)

اس حدیث سے تین امور کو سمجھنا ضروری ہے:

پہلا یہ کہ بزرگوں کے دربار میں نذرانہ لے جانا، دوسرا جب وہ اس پر کچھ پڑھ دیتے ہیں تو متبرک بن جاتا ہے، تیسرا اس کو تمام باقی چیزوں میں ملایا جائے تو برکت ہوتی ہے۔

بیعت کے وقت مرید کا پیر کو ہدیہ پیش کرنا اور پیر کا قبول فرمانا طمع نفسانی پر محمول نہیں بلکہ سنت ہے

(دلائل خیرات ص ۸۰)، پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ:

"جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلسلہ میں داخل ہوئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہدیہ پیش فرمایا تو نبی اکرم ﷺ نے خود بھی تناول فرمایا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بھی تقسیم فرمایا"۔

(روایت کافی طویل تھی اس لئے مفہوم پر ہی اکتفا کیا۔ حقانی)

مردوں اور عورتوں کی بیعت:

مردوں سے پیر و مرشد ہاتھ کے ذریعے جبکہ عورتوں سے کپڑے کے ذریعے یا صرف زبانی بیعت لے گا جیسا کہ (حاشیہ جلالین ص ۴۵۸) میں روایت ہے کہ:

"نبی کریم ﷺ نے عورتوں سے بیعت لی تو آپ کے ہاتھ مبارک اور عورتوں کے ہاتھوں میں ایک کپڑا تھا اور آپ ﷺ ان سے چند شرائط پر بیعت لے رہے تھے"

(تفصیل کیلئے نووی شرح مسلم ص ۱۳۲ کا مطالعہ کریں)

وصال کے بعد امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر امام شافعی علیہ الرحمۃ کی حاضری

علامہ محمد شریف نوری قصوری رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ ہر سال فلسطین سے بغداد شریف حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی قبر انور پر حاضر

ہوا کرتے تھے اور اس مسجد میں جو حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کے مزار کے قریب ہے نماز ادا فرماتے تھے اور رفع یدین نہیں کرتے تھے ۔ایک مرتبہ شاگردوں نے عرض کیا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ یہاں اپنے اجتہاد پر عمل کرنے کی بجائے اس اجتہاد پر عمل کرتے ہیں جو امام ابوحنیفہ الرحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ۔امام شافعی علیہ الرحمۃ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھے یہاں پہنچ کر اتنے بڑے امام علیہ الرحمۃ کے مزار کے سامنے اپنے اجتہاد پر عمل کرتے ہوئے شرم آتی ہے ۔

حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ سے برکت حاصل کرنے کے لیے ان کے مزار پر آتا ہوں اگر مجھے کوئی حاجت درپیش ہوتی ہے تو دو رکعتیں پڑھتا ہوں اور امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے مزار پر جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تو میری حاجت پوری ہوتی ہے ۔ (مقدمہ شامی صفحہ 23)

حضرت داتا علی ہجویری علیہ الرحمۃ کے مزار پر حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کی حاضری

خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ جنہوں نے 90 لاکھ سے زائد لوگوں کو مسلمان کیا، آپ علیہ الرحمۃ نے چالیس دن تک حضرت داتا علی ہجویری علیہ الرحمۃ کے مزار پر حاضری دی، چلہ کاٹا اور فیض حاصل کرنے کے بعد یوں فرمایا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا		ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

معلوم ہوا کہ خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ تھا کہ اللہ والا مزار میں لیٹ کر بھی خزانے بخش رہا ہے اور فیض تقسیم کررہا ہے ۔علامہ اقبال فرماتے ہیں:

سید ہجویر مخدوم امم		مرقد او پیر سنجر را حرم

بزرگوں کے سامنے دوزانو بیٹھنا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

''ہم ایک دن حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک ہماری طرف ایک آدمی آیا تو اس نے اپنے گھٹنے نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں کی طرف ٹیکے وَوَضَعَ کَفَّیْهِ عَلٰی فَخِذَیْهِ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے زانوں پر رکھا یا حضور ﷺ کے زانوؤں پر رکھے''۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۲، بخاری و مسلم)

حضور اکرم ﷺ کے پاس انسان کی شکل میں آنے والا یہ شخص حضرت جبریل امین علیہ السلام تھا جو آپ ﷺ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھا رہا۔ یہ ہمارے لئے درس تھا کہ بزرگوں کی خدمت میں ادب سے دوزانو بیٹھنا شرک نہیں بلکہ حضرت جبریل علیہ السلام کی سنت ہے۔

قبر کے پاس قرآن پاک پڑھنا:

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ علاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وصیت کی تھی کہ:

''جب تم مجھے قبر میں داخل کر لو تو کہو کہ اللہ کے نام اور سنت رسول ﷺ پر ہم اس کو رکھ رہے ہیں اور میری قبر پر کوہان کی طرح بلند کرنا اور میرے سر کے قریب سورۃ بقرہ کی اول اور آخر تلاوت کرنا''۔ (بیہقی شریف ص ۵۶، ج ۴)

مذکورہ بالا موضوع پر لکھنے کیلئے بہت کچھ تھا لیکن حقانی ان ہی الفاظ پر ختم کرتا ہے اور قارئین سے التماس کرتا ہے کہ دعا کریں مولیٰ کریم بطفیل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس مختصر سی کاوش کو قبول فرما کر ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

ابو طیب حافظ رفاقت علی حقانی عفی عنہ
۲۶ ربیع الثانی ۱۴۳۲ ہجری بروز جمعۃ المبارک
یکم اپریل 2011ء

منقبت بحضورِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

محیِ دینِ مصطفیٰ بغداد کی سرکار ہے
واہ کیا اصلِ علی بغداد کی سرکار ہے

جانشینِ مجتبیٰ بغداد کی سرکار ہے
نورِ چشمِ مرتضیٰ بغداد کی سرکار ہے

چارہ سازِ بیکساں اور تکیہ گاہِ عاصیاں
دستگیرِ دوسرا بغداد کی سرکار ہے

جس کو چاہے جب بھی چاہے جو بھی چاہے بخش دے
قاسمِ رزقِ خدا بغداد کی سرکار ہے

ہیں اسی دربار سے شاہ و گدا سب فیضیاب
الغرض حاجت روا بغداد کی سرکار ہے

یہ باذن اللہ کل تحتِ مشی ہے کھلا
مالکِ ارض و سما بغداد کی سرکار ہے

جو کوئی مشکل ہو اگر ایسی کہ جس کا حل نہ ہو
اس کی بھی مشکل کشا بغداد کی سرکار ہے

بیکسی میں بے بسی میں جب کوئی ساتھی نہ ہو
اس کا داتا آشنا بغداد کی سرکار ہے

دین و دنیا میں تو اس کے سوا کچھ بھی نہیں
دو جہاں میں آسرا بغداد کی سرکار ہے

جو بھی لینا ہے تجھے مشتاق بس تو ان سے لے
تیرے ہر دکھ کی دوا بغداد کی سرکار ہے

"اسرار المشتاق"

پیر سید غلام معین الدین شاہ

المعروف بڑے لالہ جی رحمۃ اللہ علیہ

(گولڑہ شریف)

ابوطیب حافظ رفاقت علی حقانی (ایم۔اے) کی تالیفات

(مطبوعہ)

پیغامِ مصطفیٰ ﷺ (مضامین) فضائلِ قرآن، ارکان اسلام، نماز کے بعد ذکر بالجہر، حقوق والدین، علاماتِ قیامت، صلوٰۃ التسبیح، استخارہ، فضائل عمامہ شریف، اعتکاف، حقوق اساتذہ، انگوٹھے چومنا، نعتِ مصطفیٰ ﷺ کے فوائد، معلوماتِ حدیث، اذان کے وقت درود شریف، حقوق زوجین، فضائل درود شریف، نکاح، طلاق، انبیاء کی سنتیں، عورتوں کے مسائل، دعا بعد نماز جنازہ، حیلہ اسقاط، فضائل علماء و طلباء، حضور ﷺ کی پسندیدہ غذائیں، سلام، روزمرہ کے ضروری مسائل، چالیس بیماریاں اور اُن کا روحانی علاج، سوال جواب کی صورت میں اسلامی مسائل۔

(نوٹ: کتاب اتنی دلچسپ ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے پورا پڑھے بغیر چھوڑنا مشکل ہے۔ جس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے)۔

(زیرِ طبع)

ناشر:

جامعہ حقانیہ ظاہر العلوم (رجسٹرڈ) صدر بازار اٹک کینٹ